تا خلافت کی بنا دنیا میں ہو پھر استوار
لا کہیں سے ڈھونڈ کر اسلاف کا قلب و جگر

ہفت روزہ **نِدائے خلافت** لاہور

جلد نمبر 5 شمارہ 43 | 7 تا 13 رجب المرجب 1417ھ | 19 تا 25 نومبر 1996ء | شعبہ نشرواشاعت تنظیم اسلامی پاکستان | قیمت فی شمارہ ایک روپیہ

عالمی مالیاتی اداروں کے "قرق امین" قوم کا خون چوسنے کیلئے مسلط کر دیئے گئے ہیں: ڈاکٹر اسرار احمد

نگران حکومت سیاسی جماعتوں کے بڑے بڑے مگرمچھوں کا فوری اور بے لاگ احتساب کر کے انتخابات مقررہ مدت ہی میں منعقد کرائے

لاہور (پ ر) ملک بد ترین اور مایوس کن حالات کے گرداب میں پھنس چکا ہے اس سے پہلے ملک ایسے حالات سے کبھی دو چار نہیں ہوا تھا۔ صدر مملکت کی طرف سے بے نظیر حکومت کو ختم کرنے کے اقدام کو "متاثرہ فریق" کے سوا پوری قوم نے سراہتے ہوئے اس کا خیر مقدم کیا ہے۔ اگرچہ جس انداز میں یہ کام کیا گیا ہے وہ الجھے ہوئے ذہن کی عکاسی کرتا ہے جو بغیر تیاری کے انتہائی عجلت میں اٹھایا گیا ہے۔ امیر تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد نے مسجد دار السلام باغ جناح لاہور میں نماز جمعہ سے قبل اپنے خطاب میں کہا ہے کہ جن لوگوں کو نگران حکومت میں لایا جا رہا ہے ان سے ظاہر ہوتا ہے کہ ذاتی دوستی اور ذاتی دشمنی کے علاوہ کچھ پیش نظر نہیں ہے۔ انہوں نے کہا لندن کے "سرے محل" سکینڈل سے جس طرح بے نظیر کی اخلاقی ساکھ ختم ہو گئی تھی اسی طرح صدر کے حالیہ اقدام کی ساکھ "زیرو" ہو چکی ہے۔ کنفیڈریشن کے علمبردار اور دستور پاکستان کے اعلانیہ مخالف قوم پرست لیڈر ممتاز علی بھٹو کو وزیر اعلیٰ مقرر کر دیا گیا ہے اسی طرح طارق رحیم اور سکندر زمان جیسے افراد کی تقرری درست فیصلہ نہیں ہے۔ ڈاکٹر اسرار احمد نے کہا موثر اور واقعی احتساب الیکشن ملتوی کئے بغیر ممکن نہیں جب کہ اہم تر سوال تو یہ ہے کہ آخر احتساب کرے گا کون۔ کیا تین ماہ میں احتساب ہو سکتا ہے؟ اس مدت میں نہ تو مردم شماری ہو سکتی ہے جو آئین کی رو سے ضروری ہے اور نہ احتساب تو پھر اس سارے کھیل کا کیا فائدہ۔ الیکشن ملتوی ہوتے ہیں تو دستور کی گرہ کھل جاتی ہے جو اندریں حالات انتہائی خطرناک ہے۔ یہ وہ عقدہ لاینحل ہے جس سے پوری قوم دو چار ہے تاہم انہوں نے کہا کہ نگران حکومت دستور سے ماورا کوئی قدم نہ اٹھائے البتہ مقررہ مدت کے دوران بڑے بڑے مگرمچھوں کا احتساب ہو جائے تو پچاس فیصد مسئلہ حل ہو سکتا ہے۔ یوں پھر کوئی کرپٹ شخص سوچ سمجھ کر ہی انتخابات میں حصہ لے گا۔ ڈاکٹر اسرار احمد نے کہا ارشاد احمد حقانی صدر لغاری کے "نفس ناطقہ" بن چکے ہیں جیسے ماضی میں حسین ہیکل مصر کے صدر ناصر کے نفس ناطقہ بن چکے تھے۔ انہوں نے کہا عالمی شیطانی قوتوں سے عمران کا "قرب" اور رابطہ ہے جس کا ثبوت عمران کی عالمی یہودی کانفرنس میں شرکت ہے۔ عمران پہلے احتساب کا نعرہ لگاتے تھے مگر اب وہ انتخاب کی بات کر رہے ہیں۔ ڈاکٹر اسرار احمد نے ملکی حالات کا پس منظر بیان کرتے ہوئے کہا ہے کہ درحقیقت دنیا کے شیاطین کا بڑا ٹولہ یہودی بینکرز کی شکل میں ملک پر مسلط ہو چکا ہے۔ قبل ازیں ان کا نمائندہ معین قریشی کی شکل میں ملک پر مسلط کیا گیا تھا اور شاہد جاوید برکی "قرق امین" بن کر آچکا ہے جس کا مقصد ملک کی قرقی کرنا ہے۔ یہودی بینکرز چاہتے ہیں کہ مکمل تباہی سے قبل ملک کے عوام کا جس قدر خون چوسا جا سکتا ہو چوس لیا جائے۔ شاہد برکی نے تو برملا کہہ بھی دیا ہے کہ میں معین قریشی کا نامکمل ایجنڈا پورا کرنے کے لئے آیا ہوں۔ ڈاکٹر اسرار احمد نے کہا پوری قوم کو کرکٹ اور الیکشن کے کھیل میں مبتلا کر کے کنفیوژن پیدا کر کے عالمی مالیاتی استعمار اپنے مقاصد کی تکمیل کر رہا ہے۔ ان حالات میں ملک کو درپیش سنگین حالات سے نکالنے کا واحد راستہ یہ ہے کہ ہم انفرادی اور اجتماعی سطح پر اسلام کی طرف رجوع کریں۔ وہ اسلام جس کی بنیاد پر اور جس کے نفاذ کے لئے یہ ملک حاصل کیا گیا تھا۔ ملک کو موجودہ حالات سے نکالنے کے لئے پانچ نکاتی لائحہ عمل پیش کرتے ہوئے کہا ہے کہ دینی سیاسی جماعتوں کو چاہئے کہ وہ الیکشن کی سیاست کو تین طلاقیں دیں۔ وقتی سیاسی مسائل پر عوامی احتجاج کے ذریعے اپنی قوت ضائع نہ کریں بلکہ خالص دینی بنیادوں پر احتجاجی تحریک کے لئے اینٹ روڑہ جمع کریں اور جب تیاری مکمل ہو جائے اور منظم قوت جمع ہو جائے تو کسی ایک شخصیت کو اپنا متفقہ لیڈر بنا کر خالصتاً دینی مسئلہ پر سول نافرمانی کی تحریک شروع کی جائے۔ ڈاکٹر اسرار احمد نے کہا نجات کا صرف یہی ایک راستہ ہے ورنہ تو ہم تباہی کے گڑھے کے کنارے پر پہنچ چکے ہیں۔

نیو ورلڈ آرڈر کا مقابلہ شیعہ سنی مفاہمت کے بغیر ممکن نہیں ہے

اسلامی ریاست یا علماء کے اجماع کے بغیر کسی فرد کی ذاتی رائے پر اہل تشیع کی بحیثیت گروہ تکفیر جائز نہیں' ڈاکٹر اسرار احمد

لاہور (پ ر) امیر تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد نے اپنے دورۂ ایران کے تاثرات و مشاہدات بیان کرتے ہوئے کہا ہے کہ پاکستان کے برعکس ایران میں علماء کو انتہائی عزت اور وقار کا مقام حاصل ہے۔ ایرانی علماء اور جدید دانشور طبقہ امت مسلمہ کے دیگر طبقات ہی کی طرح قرآن مجید کی محفوظیت پر ایمان رکھتا ہے۔ مسجد دار السلام باغ جناح لاہور میں نماز جمعہ سے قبل خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ عربی زبان وادب سے اہل ایران کی دلچسپی اور لگاؤ قابل تعریف ہی نہیں بلکہ غیر عرب مسلم ممالک کے لئے قابل تقلید نمونہ ہے۔ قرآن مجید کی خوبصورت اور دیدہ زیب طباعت واشاعت کے حوالے سے ایران سعودی عرب کے بعد دوسرا بڑا ملک ہے۔ ایرانی علماء اور دانشور علامہ اقبال کے افکار ونظریات کے باعث ان سے گہری عقیدت ومحبت رکھتے ہیں وہاں علامہ اقبال کو "اقبال لاہوری" کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ انقلاب کے بعد بھی وہاں اسلام کا حقیقی اور عادلانہ نظام پوری طرح رائج نہیں ہے جس کی وجہ سے عوام کی اکثریت کے چہروں پر افسردگی کی کیفیت واضح طور پر نظر آتی ہے تاہم ایران اپنی معیشت کو مضبوط بنیادوں پر استوار کرنے کے لئے کوشاں ہے چنانچہ وہاں صنعتی ترقی کی طرف خصوصی توجہ دی جا رہی ہے۔ ڈاکٹر اسرار احمد نے کہا ایرانی انقلاب کے بعد تعلیمی اور تحقیقی اداروں کے قیام پر بھرپور توجہ دی گئی چنانچہ وہاں بڑی تعداد میں لائبریریاں اور جدید دانش گاہیں (یونیورسٹیاں) قائم کی گئی ہیں جن میں اسلامی علوم کے ساتھ ساتھ جدید علوم بھی پڑھائے جاتے ہیں۔ خواتین کے لئے علیحدہ یونیورسٹی قائم ہے جب کہ پاکستان میں ضیاء الحق کے گیارہ سالہ دور اقتدار میں بھی خواتین کی یونیورسٹی قائم نہ ہو سکی۔ ایران میں بسنے والے اہل سنت مسلمانوں کو نئی مساجد کی تعمیر کی آزادی حاصل نہیں ہے جب کہ اکثریتی مسلک کو ایسا کرنے کی آزادی حاصل ہے۔ انہوں نے کہا قدیم علماء اور عوام کی اکثریت "غالی شیعیت" کے علمبردار ہیں جب کہ جدید دانشور طبقہ اور بعض نوجوان علماء معتدل فکر کے حامل ہیں۔ شیعہ سنی مفاہمت کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے انہوں نے کہا ملکی اور عالمی سطح پر نیو ورلڈ آرڈر کے نام سے نئے عالمی یہودی مالیاتی استعمار کی یلغار کا مقابلہ شیعہ سنی مفاہمت کے بغیر ممکن نہیں ہے۔ ڈاکٹر اسرار احمد نے کہا شیعہ سنی مفاہمت کی موثر اور ٹھوس اساس پر مبنی جو فارمولہ میں پاکستان میں پیش کر چکا ہوں وہی فارمولہ میں نے کئی مواقع پر پیش کیا حتیٰ کہ ایران کے روحانی اور سب سے بڑے لیڈر جناب آیت اللہ خامنہ ای سے اپنی ملاقات میں بھی یہی فارمولہ پیش کیا۔ جیسا کہ ایران میں اکثریت کی فقہ یعنی فقہ جعفریہ نافذ ہے اور اہل سنت کو پرسنل لاء میں انہیں مکمل آزادی حاصل ہے اسی طرح اگر پاکستان میں ہمارے شیعہ بھائی اس فارمولے کو قبول کریں جب کہ پرسنل لاء میں انہیں مکمل آزادی ہو تو پاکستان میں نفاذ اسلام کی منزل قریب آسکتی ہے جب کہ اس وقت صورت حال یہ ہے کہ شیعہ سنی محاذ آرائی سے ملت اسلامیہ تباہی سے دو چار ہے اور عالمی سامراج ایک جانب مسلمانوں کے باہمی اختلافات کو ہوا دے رہا ہے تو دوسری طرف پاکستان کو چین اور ایران جیسے دوست ممالک سے دور کرنے کی سازش کر رہا ہے۔ توحید کی دعوت پر اتفاق کے ذریعے اگر اہل کتاب سے تعاون اشتراک ہو سکتا ہے تو اہل تشیع سے کیوں نہیں ہو سکتا' جو توحید ورسالت اور آخرت جیسے بنیادی

(باقی صفحہ ۲ پر)

تحریک انصاف عمران خان کی عالمی یہودی کانفرنس میں شرکت کی خبر شائع کرنے پر متعلقہ ایجنسی کے خلاف مقدمہ دائر کر کے اپنی سچائی ثابت کرے۔ تنظیم اسلامی

لاہور (پ ر) تحریک انصاف کے مرکزی کوارڈینیٹر محمود اعوان کی جانب سے امریکہ میں منعقدہ عالمی یہودی کانفرنس میں عمران خان کی شرکت کی تردید کرتے ہوئے امیر تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد کو ہدف تنقید بنایا گیا ہے۔ تنظیم اسلامی کے ترجمان نے وضاحتی بیان جاری کرتے ہوئے کہا کہ 13ر ستمبر 96ء کے قومی اخبارات نے اسلام آباد سے "پی پی اے" کے حوالے سے عمران خان کی امریکہ میں منعقدہ عالمی یہودی کانفرنس میں شرکت کی خبر شائع ہوئی۔ اسی روز اپنے خطاب جمعہ میں ڈاکٹر اسرار احمد نے اس خبر کا تذکرہ کیا۔ اس پر تحریک انصاف کے کسی کارکن کا ٹیلی فون موصول ہوا کہ آپ نے غلط بیانی سے کام لیا ہے۔ ڈاکٹر صاحب کا جواب تھا کہ آپ خبر کی تردید کیوں جاری نہیں کرتے اس واقعہ کے بعد سے اب تک ہماری معلومات کی حد تک تو اس خبر کی تردید جاری نہیں کی گئی تھی۔ اب جب کہ دوبارہ اس بات کا تذکرہ کیا گیا ہے تو تحریک انصاف کے محمود اعوان کی جانب سے سخت رد عمل کا اظہار کیا گیا ہے۔ تنظیم اسلامی کے ترجمان نے کہا کہ مناسب تو یہ تھا کہ وہ دو ماہ قبل شائع کی گئی اس خبر کی تردید کا کوئی ثبوت دیتے۔ اس صورت میں ہم خود معذرت شائع کرواتے۔ اب بھی محمود اعوان کو چاہئے کہ وہ متعلقہ ایجنسی اور اخبارات کے خلاف "جھوٹی خبر" کی اشاعت کے خلاف مقدمہ دائر کر کے اپنی سچائی ثابت کریں۔

امیر محترم سے ملاقات کے خواہشمند رفقاء متوجہ ہوں

امیر تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد مدظلہ 7، 8ر دسمبر 96ء بروز ہفتہ اور اتوار لاہور ہی میں موجود ہوں گے۔ انہوں نے یہ وقت ذاتی ملاقات کے خواہشمند رفقاء کے لئے خاص طور پر فارغ کیا ہے۔ لہٰذا ڈاکٹر صاحب سے ملاقات کے خواہشمند رفقاء معتمد ذاتی جناب سردار اعوان سے رابطہ کریں۔ ملاقات کے اوقات صبح 9 بجے سے ایک بجے تک اور بعد نماز عصر سے عشاء تک ہوں گے۔

اداریہ

لمحہ فکریہ

جنرل (ریٹائرڈ) محمد حسین انصاری

انسانی زندگی انفرادی ہو یا اجتماعی ہر لمحہ آزمائش سے دو چار ہے۔ آزمائش فطری عمل ہے' انسان کی ضرورت' انسان کی مجبوری۔ مجبوری اس لئے کہ کوئی انسان اپنے تئیں مکمل اکائی نہیں۔ ہر انسان کو کسی نہ کسی دوسری انسان کا سہارا لینا ہی پڑتا ہے۔ اور یوں پورے کرہ ارض پر انسانی مخلوق مجبوراً ایک دوسرے سے متعلق ہو جاتی ہے۔ ضرورت اس لئے کہ زندگی کی حفاظت ہر جاندار کا فطری تقاضا ہے تاکہ آرام سے زندگی بسر ہو جائے۔ بے شعور جاندار بھی اس تقاضے کو پورا کرتا ہے' کوئی جھپٹ کر' تو کوئی غرا کر اور کوئی رنگ بدل کر ہی سہی! انسان چونکہ باشعور ہے اس لئے خوشحال زندگی بسر کرنا اس کی پیدائشی ضرورت ہے اور یہی آزمائش ہے کہ اپنی زندگی اچھی بسر کرتا ہے یا نہیں' اور دوسرے کی زندگی اچھی بسر کرنے میں مددگار ہوتا ہے یا نہیں۔ آزمائش کسی غیر ممکن پہیلی کا نام نہیں بلکہ ہر لمحہ زندگی کی صورت حال کا نام ہے۔ یعنی حالات ہی آزمائش ہیں اور حالات ہی انجام۔ زندگی' انفرادی ہو یا اجتماعی' اچھی گزرے تو آزمائش میں کامیابی کا ثمرہ' اور اگر بدحال ہو تو آزمائش میں ناکامی کا ثبوت۔ اسی طرح اچھائی اور برائی کی پہچان بھی انسان کی فطری صلاحیت ہے۔ انسان اللہ رب العزۃ کا شاہکار ہے۔ کیسے ہو سکتا ہے کہ انسان بے خبر پیدا ہوا ہو بلکہ اسے ایسا شعور عطا فرما دیا کہ باقی تمام مخلوق اس کے مقابلے میں ہیچ ہے۔ اسی خداداد صلاحیت یعنی اچھائی اور برائی کی تمیز' نیکی اور بدی کی پہچان کا نام شعور ہے۔ اسے ضمیر کہہ لیجئے یا نفس لوامہ۔ بس انسان کی آزمائش اتنی ہی ہے کہ وہ اس کی آواز پر کان دھرتا ہے یا نہیں۔ آزمائش ایک مسلسل عمل ہے' زندگی کے ہر روز کا اور ہر روز کے ہر لمحے کا۔ اسی طرح احتساب مسلسل عمل ہے جس کے لئے کسی عدالت میں نہیں جانا پڑتا بلکہ یہ از خود ہوتا رہتا ہے۔ ہر وقت پیش نظر صورت حال انسان کے سامنے آزمائش کے طور پر کھڑی ہوتی ہے جس پر انسان کا آئندہ عمل احتساب کی شکل میں نمودار ہوتا ہے جو پھر آزمائش کی صورت اختیار کر لیتا ہے۔ اور یوں آزمائش و احتساب کا عمل نہ رکنے والے راہٹ کی طرح انسان کی گرد گھومتا رہتا ہے۔ اس حقیقت کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے انسان کو تنبیہہانہ طور پر کتاب ہدایت میں باور کرا دیا ہے۔

چنانچہ پورے اقوام عالم کی طرح ہم پاکستانیوں کو بھی آزمائش و احتساب کے عمل سے گزرنا ہوتا ہے' گزرے ہیں اور گزرنا ہو گا۔ ہماری پچاس سالہ قومی زندگی کے دوران کئی آزمائشی موڑ (turning points) آئے مگر ہم نے ہر موقع گنوا دیا جس کی پاداش میں ہمارے قومی حالات بگڑتے ہی چلے گئے۔ آج ہم پھر آزمائش کی چوکھٹ پر کھڑے ہیں۔ ملک کی اکثریت نے بے نظیر بھٹو کی حکومت برطرف ہونے پر سکھ کا سانس لیا ہے۔ بہت سوں نے مٹھائی تقسیم کی اور بعض نے خوشی سے رقص بھی کیا۔ بس یوں دکھائی دیتا ہے کہ جیسے مسئلہ حل ہو گیا' مہم سر ہو چکی' بگڑی بن گئی۔ حالانکہ خوشی منانے والوں کے لئے یہی تو آزمائش کا نقطہ آغاز ہے کہ "تم کیا کرتے ہو"۔ یہ کافی نہیں کہ نکالے جانے والے غم سے چور اور خوش ہونے والے فکر سے دور رہیں۔ وقت بڑا "بے وفا" ہے۔ یہ کسی کا لحاظ یا انتظار نہیں کرتا۔ زندگی ہر لمحہ کروٹ لیتی ہے' حالات مسلسل بدلتے رہتے ہیں' آزمائش و احتساب کا عمل جاری رہتا ہے۔ سردار فاروق احمد خاں لغاری کا صدارتی فرمان جاری ہوتے ہی خوشی منانے والوں کی جانب سے دو بالکل برعکس مطالبات پیش ہوئے۔ ایک گروہ کا مطالبہ ہے کہ پہلے احتساب ہونا چاہئے جب کہ دوسرے گروہ کا کہنا ہے کہ وہ کسی قیمت پر انتخابات ملتوی نہیں ہونے دیں گے۔

صدر مملکت اور نگران حکومت نے واضح طور پر کہہ دیا ہے کہ انتخابات وقت مقررہ یعنی 3ر فروری 1997ء کو ہو کر رہیں گے البتہ اس دوران ممکنہ حد تک احتساب بھی ہو گا۔ بالآخر ہوتا کیا ہے یہ تو وقت ہی بتائے گا مگر بعض حقائق کی روشنی میں غور و فکر کرنا اس لئے اشد ضروری ہے کہ موجودہ صورت حال سے کچھ تو خیر برآمد ہو سکے۔

معاشرے کو راہ راست پر گامزن رکھنے کے لئے احتساب از حد ضروری ہے۔ تاہم اس عمل کا صاف و شفاف ہونا اور عدل و انصاف کے تقاضوں پر پورا اترنا اتنا ہی لازم ہے جتنا اس کا انعقاد وقت کی اہم ضرورت ہے۔ لیکن نہایت غور طلب پہلو یہ ہے کہ احتساب کب سے شروع کیا جائے اور کس سے شروع کیا جائے۔ حقیقت تو یہ ہے کہ اس حمام میں سبھی ننگے ہیں۔ ہمارے ہاں قبیلہ اقتدار چودہ پندرہ سو افراد پر مشتمل ہے جو گزشتہ پچاس سال کے دوران اس قدر مربوط و مضبوط ہو چکا ہے کہ کوئی ان کا کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔ ہر ایک کسی نہ کسی کا رشتہ دار' کسی کا دوست اور کسی کا یار ہے۔ ایک ہی خاندان کے افراد کا مختلف پارٹیوں سے منسلک ہونا عوام کو بیوقوف بنانے کی کامیاب حکمت ہے۔ اسی لئے تو آج تک ماسوائے ایک دو اشخاص کے کسی کا احتساب نہ ہو سکا۔ لہٰذا وطن عزیز میں کرپشن سے مچے (پھیلے) تعفن کے خاتمے کے لئے کوئی قابل عمل حل تجویز کرنا ہو گا۔

دوسرا اہم مسئلہ انتخابات کے صاف و شفاف ہونے کا ہے۔ یہ کہنا تو آسان ہے لیکن ہمارے سٹ اپ کا بغور جائزہ لینے پر منزل نہایت کٹھن دکھائی دیتی ہے۔ وطن عزیز میں پانچ چھ مرتبہ عام انتخابات ہوئے لیکن ایک مرتبہ بھی کلمہ خیر نہ کہا جا سکا۔ ڈبے میں ووٹ ڈالنے سے لے کر نتیجے کے اعلان تک ہر قسم کی بے ضابطگی اور بددیانتی ایسی مہارت سے کر گزرنے اور کرا سکنے کے مجرب طریقے اور ذرائع دستیاب ہیں کہ ان تمام قباحتوں پہ قابو پا لینے کا دعویٰ خود فریبی کے سوا کچھ نہیں۔ دو ہی بڑی پارٹیاں میدان میں رہ گئی ہیں۔ باقی سب تتمہ جات ہیں' بلکہ لوگوں نے تو انہیں ہیچ کہنا شروع کر دیا ہے۔ جو محدود وقت نگران حکومت کو دستیاب ہے وہ اندازے سے بھی جلد بیت جائے گا اور اگر انتخابات وقت مقررہ پر ہو بھی گئے تو مسلم لیگ حکومت بناتی دکھائی دیتی ہے۔ حسب معمول ہمارا جمہوری سیاست میں صبر کا پیمانہ چھ ماہ بعد چھلک جائے گا' روتے دھوتے اور چیختے چلاتے دو سال گزر جائیں گے اور ایک بار پھر کوئی نہ کوئی حکومت وقت کو نکال باہر کرے گا۔ اسی طرح تاریخ اپنے آپ کو دہراتی چلی جائے گی۔ اور ہم اپنے مقدر کا رونا روتے رہیں گے حالانکہ **لیس للانسان الا ما سعیٰ** "یعنی انسان کے لئے وہی کچھ ہے جس کی وہ کوشش کرے"۔

تنظیم اسلامی کے اکیسویں سالانہ اجتماع کی مختصر روداد از شمس الحق اعوان

امیر تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد مدظلہ نے آج سے چند سال قبل رفقاء کے ایک اجتماع میں کہا تھا کہ ان شاء اللہ جلد وہ مواقع بھی آئیں گے جب اقامت دین کی جدوجہد میں شامل ہونے والے احباب سے جہاد کے لئے انفرادی طور پر بیعت لینے کی بجائے سینکڑوں افراد سے پگڑیوں اور عماموں کی مدد سے اجتماعی طور پر بیعت لی جائے گی۔ امیر محترم کی یہ پرخلوص تمنا اور نیک خواہش جلد ہی بروئے کار آگئی چنانچہ تنظیم اسلامی کے اکیسویں سالانہ اجتماع منعقدہ لیاقت باغ راولپنڈی میں رفقاء واحباب نے یہ روح پرور نظارہ اپنی آنکھوں سے دیکھا جب دو سو سے زائد احباب امیر تنظیم کے ہاتھ پر سمع و طاعت اور ہجرت و جہاد کا عہد و پیمان باندھ رہے تھے۔ تنظیم اسلامی کا سالانہ اجتماع عموماً لاہور میں منعقد ہوتا ہے تاہم طارق آباد بہاولنگر کے بعد یہ دوسرا سالانہ اجتماع تھا جو راولپنڈی میں منعقد ہوا۔ اجتماع کے انعقاد سے قبل حلقہ پنجاب شمالی کے شوریٰ کا اجلاس منعقد ہوا جو ہر ماہ باقاعدگی سے منعقد ہوتا ہے۔ اس اجتماع میں سالانہ اجتماع کے انعقاد سے متعلق تمام پہلوؤں کا جائزہ لے کر انتظامات کو آخری شکل دی گئی۔ اس تیاری میں گھر گھر اور گلی محلے کی سطح پر ذاتی رابطہ کی مہم کا پلان تیار کیا گیا اور ٹارگٹ دیا گیا کہ ہر رفیق تنظیم کم از کم 200 احباب سے رابطہ کر کے انہیں تنظیم کا لٹریچر پہنچائے۔ اس لٹریچر پر ہر رفیق تنظیم نے اپنے ایڈریس کی مہر لگا رکھی تھی۔

تقسیم کئے گئے لٹریچر کے چند عنوانات درج ذیل تھے۔ 1) ہمارا مقصد حیات کیا ہے؟ 2) مسلمانوں کے دینی فرائض 3) دین و مذہب کا فرق۔ 4) منہج انقلاب نبویؐ۔ 5) خلافت کی برکات اور سالانہ اجتماع کی تاریخوں کا اعلان دعوتی و تعارفی مہم اگرچہ بہت حد تک کامیاب رہی مگر مقررہ ہدف کے حوالے سے پچاس فیصدی کام ہو سکا۔ اس کی وجہ بھی "تقلید جامد" کا نظریہ ہے یعنی۔

آئین نو سے ڈرنا طرز کہن پہ اڑنا
منزل یہی ہے کٹھن قوموں کی زندگی میں

راولپنڈی شہر اور اسلام آباد کے گرد و نواح میں مسلسل تین ماہ تک دعوتی پروگراموں کا پروگرام ترتیب دیا گیا جس سے ان جڑواں شہروں کے باسیوں تک تنظیم کا نام اور کام کسی حد تک پہنچانے کی کوشش کی گئی۔ لیاقت باغ میں اجتماع کی باقاعدہ اجازت ملنے کے بعد نائب امیر تنظیم جناب ڈاکٹر عبدالخالق اور ناظم اعلیٰ محترم عبدالرزاق نے اجتماع گاہ کا دورہ کیا اور "پبلسٹی مہم" کی منظوری دی۔ پبلسٹی مواد میں گیارہ ہزار پوسٹرز' 25 ہزار ہینڈ بلز' 4 عدد ہورڈنگ' 1000 میٹر کپڑے کے بینرز' اداروں کے سربراہوں اور علماء کے نام 500 اور دانشوروں کو 1000 خطوط کی روانگی' 3000 دعوتی کارڈز اور اتنی ہی تعداد میں دعوتی سٹکرز' انگریزی خواں اور بیوروکریسی کے حلقہ کے لئے 1000 دعوتی کارڈز شامل تھے۔ تعارفی و دعوتی مہم سرانجام دینے کے بعد 22ر اکتوبر کو لیاقت باغ میں کیمپ لگا دیا گیا تاکہ اجتماع گاہ کو اجتماع کے قابل بنایا جا سکے۔ اجتماع گاہ میں سٹیج' رہائش گاہیں' مطبخ' وضوخانے' بیت الخلاء' ڈسپنسری' استقبالیہ اور بازار کا مکمل انتظام کر دیا گیا تھا کہ شدید بارش اور آندھی کے طوفان نے "ہزاروں خواہشیں ایسی کہ ہر خواہش پہ دم نکلے" والی کیفیت پیدا کر دی۔ تمام تر انتظامات پر فی الواقع "پانی پھر گیا" مگر قدرت کے آگے کسی کا بس نہیں چلتا۔ از سر نو منصوبہ بندی کی گئی۔ چنانچہ راولپنڈی پریس کلب اور "لیاقت ہال" کو استعمال میں لانے کا فیصلہ ہوا۔ کارپوریشن کی زیر تعمیر عمارت میں رفقاء کے لئے رہائش گاہوں کا متبادل انتظام کیا گیا۔ پے درپے بارش نے ہمت و حوصلے کے آہنی عزم کو فیصلہ کی قوت سے "بے نیاز" کر دیا تھا مگر حلقہ لاہور ڈویژن کے ناظم محمد اشرف وصی کی رفاقت اور بھرپور تعاون اور فعالیت نے مجھے عزم نو اور جذبہ تازہ عطا کیا اور یوں "ہر طرح کے حالات" میں دین کا کام کرنے کا معمولی سا مظاہرہ آنکھوں دیکھی حقیقت بن گیا۔ لاہور سے آنے والے قافلہ اپنے ساتھ 20 ہزار کی تعداد میں دو ورقہ ہینڈ بلز اور اتنی ہی تعداد میں ایک ورقہ لے کر آیا۔ اس دعوتی و تعارفی لٹریچر کی تقسیم بھی حلقہ لاہور کے تعاون سے سرانجام دی گئی۔ سالانہ اجتماع کے افتتاح اجلاس کا نماز جمعہ کی ادائیگی سے ہوا جس کا اہتمام لیاقت ہال کی پختہ گراؤنڈ میں کیا گیا تھا۔ امیر محترم نے نماز جمعہ سے قبل ناسازی طبع کے باوجود بھرپور خطاب فرمایا جسے تین ہزار افراد نے سنا۔ شام کا سیشن بین الاقوامی قرآن اکیڈمی میں ہوا۔ اس سیشن کا عنوان بین الاقوامی خلافت کانفرنس تھا۔ (اس کی تفصیلات ندائے خلافت کے شمارے میں شائع ہو چکی ہیں)۔ سالانہ اجتماع کا ایک حصہ تنظیمی کارروائی پر مشتمل تھا جس میں تنظیم اسلامی کے ذمہ دار حضرات نے خطابات کئے۔ (اس حصے کی مکمل روداد نومبر 96ء کے میثاق میں شائع ہو چکی ہے)۔ تنظیم اسلامی کا یہ سالانہ اجتماع اس لحاظ سے بھی خصوصی اہمیت کا حامل رہا کہ اس میں بین الاقوامی شہرت یافتہ سکالر جناب عمران این حسین نے تنظیم اسلامی میں شمولیت اختیار کی۔

اکیسویں سالانہ اجتماع کا مقصد پوٹھوہار کے علاقے میں تنظیم اسلامی کی دعوت اور طریقہ کار کا تعارف' رفقاء حلقہ میں خود اعتمادی پیدا کرنا اور نظم کے تقاضوں پر ممکن حد تک عمل پیرا ہونے کے معیار کو جانچنا تھا۔ اس حوالے سے اجتماع کو انتہائی کامیاب قرار دیا جا سکتا ہے۔ راولپنڈی اور اسلام آباد میں تنظیم اسلامی کا جداگانہ اور ممتاز تشخص ایک مسلمہ حقیقت بن چکا ہے۔ بارش اور آندھی کے طوفان نے جس طرح تمام انتظامات ملیامیٹ کر دیئے تھے' اگر رفقاء نظم کے خوگر نہ ہوتے تو متبادل انتظامات کرنا تقریباً ناممکن تھا۔ ہر رفیق ان نامساعد حالات میں زبان حال سے یہ کہہ رہا تھا کہ۔

وہ مرد نہیں جو ڈر جائے حالات کے خونی منظر سے
جس حال میں جینا مشکل ہے اس حال میں جینا لازم ہے

مہمان رفقاء نے بھی مثالی اور قابل ستائش صبر و استقامت کا مظاہرہ کیا رفقاء کی اس بلند ظرفی اور فراخ دلی نے ہمارے حوصلے بلند کرنے میں "تریاق" کا کام کیا بہرحال یہی عرض کر سکتا ہوں کہ۔

این سعادت بزور بازو نیست
تا نہ بخشدہ خدائے بخشندہ

اکیسویں سالانہ اجتماع میں حلقہ سندھ و بلوچستان اور حلقہ پنجاب جنوبی کے رفقاء شریک نہیں تھے اس لئے کہ ان حلقہ جات کا علیحدہ اجتماع سکھر میں منعقد ہونا طے پایا ہے۔ لیاقت باغ راولپنڈی میں منعقدہ اجتماع میں 1297 رفقاء شریک ہوئے۔

بقیہ : خطبہ جمعہ

عقائد پر ایمان رکھتے ہیں۔ انہوں نے کہا مسلمانوں میں دو ہی فرقے ہیں اہل سنت اور اہل تشیع۔ اہل تشیع کی بحیثیت گروہ تکفیر جائز نہیں ہے۔ البتہ مسلمانوں کے متفقہ عقائد کے برعکس عقیدہ رکھنے اور اس کا اظہار کرنے والا شخص امت مسلمہ سے کٹ جاتا ہے۔ مرزا قادیانی اور اس کے پیروکاروں کو اسی بنیاد پر دائرہ اسلام سے خارج کیا گیا۔ انہوں نے کہا میں خود ایک سنی مسلمان ہوں اور میری جماعت تنظیم اسلامی سنی مسلمانوں کی ایک تنظیم ہے۔ ختم نبوت کے ساتھ ہی "معصوم عن الخطاء" کا تصور ختم ہو گیا چنانچہ امامت معصومہ کا تصور غلط اور بے بنیاد ہے۔ پرنس کریم آغا خان کو اسماعیلی فرقہ میں "امام معصوم" ہی سمجھا جاتا ہے یہ عقیدہ بدترین گمراہی ہے۔ امیر تنظیم اسلامی نے کہا خلفاء راشدین کی سنت کو دین میں "حجت" کی حیثیت حاصل ہے اور صحابہ کی محبت ہمارے ایمان کا جزو ہے۔ صحابہ کرام کی توہین درحقیقت حضورؐ کی توہین کے مترادف ہے۔ صحابہ کے مابین فضیلت کی ترتیب اہل سنت کے اجتماعی عقیدے کی رو سے ترتیب خلافت ہی درحقیقت ترتیب فضیلت ہے۔

انجینئرنگ یونیورسٹی لاہور میں درس قرآن

رپورٹ : محمد اسلم کامران

ماہ اکتوبر میں یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی لاہور کے عثمان ہال میں تنظیم اسلامی کی جانب سے درس قرآن کا اہتمام کیا گیا۔ بعد نماز عشاء محمد مبشر صاحب نے درس قرآن دیا۔ درس قرآن کا یہ سلسلہ آئندہ سے ہفتہ وار بنیادوں پر جاری رہے گا۔ اس پروگرام کا انعقاد راقم کی کوششوں کے نتیجے میں ہوا۔ درس کے بارے میں ہاسٹل کے نوٹس بورڈز پر اعلان آویزاں کیا گیا۔ مزید براں اسے یونیورسٹی کے ہاسٹل ابوبکر ہال میں محترم غوری صدیقی صاحب بھی ہفتہ وار درس دے رہے ہیں۔ راقم یونیورسٹی میں مستقل قیام کی وجہ سے حلقہ لاہور کے نظم میں شامل ہے۔ میرا قیام ابوبکر ہال کمرہ 26 میں مقیم ہے۔ تنظیم اسلامی کے وہ رفقاء جو انجینئرنگ یونیورسٹی میں زیر تعلیم ہوں وہ راقم سے رابطہ قائم کریں۔

محمد مبشر نے درس قرآن میں یہ واضح کیا کہ آج ہمارا تعلق قرآن سے محض رسمی ہے اور عموماً ہم اسے محض ایک مقدس مذہبی کتاب سمجھتے ہیں حالانکہ اصلاً یہ کتاب تمام بنی نوع انسان کے لئے کامل ترین ہدایت نامہ ہے۔ جب تک ہمارا تعلق دوبارہ قرآن پاک سے استوار نہ ہو جائے ہمارے معاشی' سیاسی' سماجی اور مذہبی رجحانات اور حالات میں بہتری نہیں ہو سکتی۔

اسرہ ایبٹ آباد کی دعوتی سرگرمیاں

اسرہ ایبٹ آباد میں تنظیم اسلامی کے رفقاء سالانہ اجتماع کے سلسلے میں مصروف عمل رہے۔ سالانہ اجتماع کے حوالے سے ایبٹ آباد کے اہم مقامات پر پوسٹرز اور بینرز آویزاں کیے گئے اس کے ساتھ ساتھ نماز جمعہ کے بعد شہر کی مساجد میں ہینڈ بلز تقسیم کیے گئے۔ رفقاء نے اپنے دوست احباب کو سالانہ اجتماع میں شرکت کی دعوت دی جس کے پہلے انفرادی ملاقاتوں کا اہتمام کیا گیا۔

ناظم حلقہ لاہور ڈویژن محمد اشرف وصی اور ان کے ایک ساتھی جناب جاوید صاحب نے ہزارہ اور دیگر اسرہ جات کے رفقاء کے ساتھ ملاقاتیں کر کے انہیں سالانہ اجتماع میں شرکت کی دعوت دینا تھا۔ وصی صاحب 23ر ستمبر کو ایبٹ آباد پہنچے۔ اور ایبٹ آباد کے رفقاء سے ملاقات کے ساتھ ساتھ ایبٹ آباد کی دو مساجد میں ان کے درس قرآن کا انتظام کیا گیا ان کا پہلا درس اسلام کوٹ کی ایک مسجد میں بعد از نماز مغرب ہوا جس میں 30 احباب نے شرکت کی جب کہ دوسرا درس مسجد پولی ٹیکنیک میں ہوا جس میں 35 احباب نے شرکت کی۔

اسرہ ہری پور کے رفیق جناب صدیق صاحب کی کوشش سے فاطمہ میموریل سکول وکالج ایبٹ آباد میں درس قرآن کا اہتمام کیا گیا۔ سکول وکالج کی پرنسپل صاحبہ نے اس سلسلے میں بہت تعاون کیا۔ طلباء وطالبات کی تعداد جو تقریباً ڈیڑھ سو کے لگ بھگ تھی انہیں ایک مقام پر جمع کیا گیا تھا سکول کی اساتذہ بھی شریک محفل تھیں راقم نے پہلے سورہ العصر پر درس دیا اور بعد ازاں صدیق صاحب نے عظمت قرآن پر اپنے خیالات کا اظہار کیا طلباء وطالبات نے بڑی توجہ کے ساتھ پروگرام سنا۔ پرنسپل صاحبہ نے اس خواہش کا اظہار کیا کہ دروس کا سلسلہ جاری رہنا چاہئے اور اس سلسلے میں تعاون کا یقین دلایا۔

ابو ظبی سے آئے ہوئے ایک رفیق جناب اشفاق صاحب جن کا تعلق گاؤں رجوعیہ سے ہے کی کوشش سے گورنمنٹ ہائی سکول رجوعیہ میں درس قرآن کا اہتمام کیا گیا اس سکول میں 750 طلباء زیر تعلیم ہیں۔ راقم نے عظمت قرآن اور سورہ العصر پر درس قرآن دیا۔ اس سے قبل گاؤں رجوعیہ کی مسجد میں "عبادت رب" اور سورہ العصر پر درس کے پروگرام منعقد ہوئے۔

رپورٹ: ذوالفقار علی، اسرہ ایبٹ آباد

حلقہ پنجاب غربی کے رفقاء کا تربیتی پروگرام

تنظیم اسلامی کراچی شرقی نمبر 3 کا ایک روزہ دعوتی پروگرام 10، 11ر اکتوبر 96ء کو قرآن مرکز کورنگی نمبر 4 میں منعقد ہوا۔ مجموعی طور پر اس پروگرام میں 21 رفقاء اور 25 احباب شریک ہوئے۔ نماز عشاء کے بعد انجینئر نوید احمد کے درس قرآن سے پروگرام کا آغاز ہوا۔ انہوں نے سورہ العنکبوت کے آخری 3 رکوعوں کا درس دیا۔ ذیشان علی شاہ نے فکر آخرت کے موضوع پر گفتگو کی۔

اگلے دن صبح 4:30 بجے رفقاء نے تہجد کی نماز ادا کی۔ فجر کی نماز کے بعد درس حدیث راقم نے دیا۔ اس کے بعد رفقاء کو نماز جنازہ یاد کرائی گئی۔ ناشتے کے بعد امیر تنظیم نوید احمد نے رفقاء کو ضروری ہدایات دینے کے انہیں دو جماعتوں میں تشکیل دے کر تنظیم اسلامی کے تعارف اور نہی عن المنکر پر مبنی ہینڈ بلز تقسیم کرنے کے لئے مختلف علاقوں میں روانہ کیا۔ ایک جماعت جس کے امیر محمد صفدر نقیب اسرہ تھے، کورنگی، لیبر اسکوائر کے علاقے میں اور دوسری جماعت جس کے امیر سید یونس واجد صاحب تھے کورنگی نمبر 4، 1 ایریا کے علاقے میں تشکیل دی گئی۔

تمام رفقاء نے گھر گھر جا کر تعارف تنظیم اور نہی عن المنکر کے موضوع پر مشتمل ہینڈ بلز تقسیم کئے۔ تقریباً 1200 گھروں پر ہینڈ بلز دیئے گئے۔ دو مساجد کے باہر مکتبے بھی لگائے گئے اور پانچ مساجد میں تعارفی ہینڈ بلز تقسیم کئے گئے۔

نماز عصر کے بعد دعوتی خطاب کے لئے انتظامات کئے گئے۔ یہ پروگرام زمان ٹاؤن کے علاقے میں منعقد کیا گیا۔ امیر تنظیم محترم انجینئر نوید احمد نے حاضرین کے سامنے سہ نکاتی لائحہ عمل بیان کیا اور بھرپور انداز میں تنظیم اسلامی کی دعوت پیش کی۔ رفقاء اور احباب کی حاضری کے اعتبار سے یہ پروگرام انتہائی کامیاب رہا۔ رفقاء سمیت 85 حضرات اس پروگرام میں شریک ہوئے۔

عشاء کے بعد رفقاء قرآن مرکز میں جمع ہوئے اور دن بھر کی محنت اور دعوتی خطاب کے حوالے سے کارکردگی کا جائزہ لیا گیا۔ امیر تنظیم نے تمام رفقاء کو ان کی دن بھر کی محنت پر خراج تحسین پیش کیا۔

مرتب: عامر خان، معتمد

نسیم الدین کا دورہ اسرہ ضلع غربی

قرآنی الفاظ میں صورتحال یہ ہے کہ "خشکی اور تری پر فساد لوگوں کی اپنی کمائی کے نتیجے میں پھیل چکا ہے"۔ ذرائع ابلاغ عریانی وفحاشی کے ساتھ ہر تشدد کو عام کر رہے ہیں۔ قتل وغارت اور چوری ڈکیتی روزانہ کا معمول بن چکی ہے۔ لسانی سیاست نے بیروزگاری میں مزید اضافہ کر دیا ہے۔ ناجائز ذرائع سے دولت کماتے ہوئے دیکھ کر ایسے لوگوں کے دلوں میں بھی ان ذرائع کے استعمال کی ترغیب پیدا ہو رہی ہے۔ ٹیلی وژن سے دکھائی جانے والی جرائم اور تشدد پر مبنی فلموں سے انہیں مہمیز ملتی ہے اور اس طرح معاشرے میں جرائم کا اضافہ ہو رہا ہے۔ اسرہ غربی کے رفیق احمد خان کے ساتھ بھی ایک ایسا ہی معاملہ پیش آیا۔ انہوں نے کچھ عرصہ قبل ایک دوکان کھولی تھی۔ انہیں ایک خط موصول ہوا جس میں لکھا تھا کہ اتنی رقم فلاں دن تک تیار رکھو۔ ہمارا آدمی تمہاری دوکان سے آکر لے جائے گا۔ اگر تم نے اس کی اطلاع کسی کو فراہم کی تو اپنا انجام سوچ رکھو۔ خط کے ساتھ ہی ایک کلاشنکوف کی گولی بھی ڈالی گئی تھی۔ کراچی جیسے شہر میں جہاں اس قسم کے واقعات عام ہیں ایسی دھمکی پر عملدرآمد ہو جانا ناممکنات میں سے نہیں ہے۔ لہٰذا احمد خان کی پریشانی فطری تھی۔ خاص طور پر اس صورت میں جب کہ کراچی میں وہ اپنے اہل وعیال کے ساتھ اکیلے رہائش پذیر ہیں۔ ان کا کوئی رشتہ دار یہاں موجود نہیں۔ انہوں نے اپنے نقیب اسرہ عابد جاوید خان کو سارا ماجرہ سنایا۔ عابد جاوید خان نقیب اسرہ اور رفیق ہمایوں اختر کے ساتھ پولیس کے اعلیٰ حکام سے ملے۔ سارا ماجرہ سننے کے بعد پولیس کے ایک اعلیٰ افسر نے کہا کہ آپ سے ممکن ہو تو حفاظتی اقدامات کریں۔ پولیس کا تعاون آپ کو حاصل رہے گا لیکن اگر پولیس کو وہاں تعینات کیا گیا تو اندیشہ ہے کہ مجرم ہوشیار ہو جائے گا۔ ہمایوں اختر نے بڑی ہمت کی اور کہا کہ میں ان کی دوکان پر پہرہ دوں گا۔ دو تین دنوں تک وہ وہاں موجود رہے لیکن کوئی نہ آیا۔ بات آئی گئی ہو گئی۔ پچھلے دنوں پھر ایک خط آیا جس میں یہ لکھا تھا کہ ہمارا آدمی فلاں دن لفافہ لینے آرہا ہے۔ ہمایوں اختر دوبارہ مستعد ہو گئے۔ مقررہ دن ایک شخص وہاں پہنچا جسے کسی طرح لوگوں نے قابو میں کر کے پولیس کے حوالے کر دیا۔ بعد میں پتہ چلا کہ یہ شخص محض ایک ہرکارہ تھا۔ اصل مجرم بچ نکلا ہے۔ پولیس اس کی تلاش میں ہے۔

ہمیں جب یہ خبر ملی تو ناظم حلقہ سید نسیم الدین نے راقم کے ساتھ فوراً احمد خان کے ہاں جانے کا فیصلہ کیا جہاں ان ساری تفصیلات کا پتہ چلا۔ میں اس لئے یہ رپورٹ قلمبند کر رہا ہوں کہ میرے پیش نظر اس واقعہ کے حوالے سے چند باتیں ہیں جنہیں میں اپنے رفقاء تک پہنچانا چاہتا ہوں۔

1- اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ "اگر تم اللہ کی مدد کرو گے تو اللہ تمہاری مدد کرے گا" اس دور میں اللہ تعالیٰ کی مدد اس کے دین کی سربلندی کی جدوجہد میں پوشیدہ ہے جس میں ہم سب شریک ہیں۔ لہٰذا احمد خان کی اللہ تعالیٰ نے غیبی مدد فرمائی ہے۔ احمد خان کا فرض ہے کہ وہ پہلے سے زیادہ مستعدی کے ساتھ اللہ کے دین کی خدمت میں لگ جائیں اور اپنی صلاحیتیں، اپنے مال اور اپنے وقت کا بیشتر حصہ اس مقصد کے لئے وقف کر دیں۔

ناظم حلقہ نے اسرہ کے دیگر رفقاء سے بھی اسی دورے میں ان کے گھروں پر ملاقاتیں کیں۔

ناظم حلقہ سندھ وبلوچستان کا دورہ میرپور خاص اور حیدرآباد، رپورٹ محمد سمیع

علامہ اقبال نے کہا تھا کہ "محبت مجھے ان جوانوں سے ہے، ستاروں پہ جو ڈالتے ہیں کمند"۔ آج کے دور میں ستاروں پر کمند ڈالنا گو مشکل ضرور ہے لیکن اتنا مشکل نہیں جتنا کہ "یزداں بکمند آور اے ہمت مردانہ" ہے۔ یہ کام ویسے تو ہر دور میں مشکل رہا ہے لیکن فی زمانہ یہ جتنا مشکل ہو چکا ہے اتنا مشکل شاید کبھی نہ رہا ہو۔ کیونکہ کفر وشرک کے اندھیاروں میں قرآن کریم کے نور کو پھیلانا علم کی روشنی کے دور میں اس کو عام کرنے سے بہر حال آسان رہا ہے۔ آج کل روشنی تو بہت ہے لیکن "کرپشن" کے رنگ میں رنگی ہوئی ہے اور کرپشن کا رنگ بدعات واوہام، مفاد پرستی، بددیانتی، عریانی وفحاشی، مکر وفریب اور اسی قسم کی بے شمار رنگوں کا مجموعہ ہے۔ جب کہ صبغۃ اللہ کا رنگ تو صاف وشفاف ہے۔ اس میں کسی اور رنگ کی آمیزش نہیں ہے۔ اس دور میں اگر نوجوان یزداں بکمند آوار کی سی ہمت مردانہ پیدا کریں تو یہ بہت بڑی بات ہے۔ تنظیم اسلامی حلقہ سندھ وبلوچستان کی سرگرمیوں کی مناسبت سے سال 96ء کو نوجوانوں کا سال قرار دیا جا سکتا ہے۔ گزشتہ رمضان المبارک میں اعتکاف کے دوران تنظیم شرقی نمبر 1 کراچی میں کئی نوجوانوں نے شمولیت اختیار کی تنظیم شرقی نمبر 3 تو ہے ہی نوجوانوں پر مشتمل جس کے امیر کو اگر نوجوان نہیں نوجوانوں کے زمرہ میں ضرور شامل کیا جا سکتا ہے۔ اس لئے کہ وہ نوجوانوں کا سا عزم رکھتے ہیں۔ یہی سبب ہے کہ اس تنظیم میں عموماً نوجوان ہی شامل ہوتے ہیں۔ حال ہی میں چار پانچ نوجوانوں نے میرپور خاص سے تنظیم اسلامی میں شمولیت اختیار کی ہے چنانچہ ناظم حلقہ نے ان رفقاء سے ملاقات کی۔ میرپور خاص کے نوجوان رفیق عبدالجبیر، جن کی کوششوں سے یہ نوجوان تنظیم میں شامل ہوئے ہیں وہ بھی ہمراہ تھے۔ ناظم حلقہ، راقم اور عبدالجبیر پر مشتمل تین رکنی قافلہ عبدالجبیر کی قیام گاہ پہنچا۔ عبدالجبیر صاحب اپنے ساتھیوں کے ہمراہ پہنچ گئے۔ باہمی تعارف کے بعد ناظم حلقہ نے عبادت کے مقصد کے موضوع پر لیکچر دیا۔ انہوں نے عبادت کی تشریح کرتے ہوئے کہا کہ اللہ تعالیٰ کو ہمہ پہلو اور ہمہ جہت عبادت مطلوب ہے لہٰذا بندگی رب صرف مسجدوں تک محدود نہیں بلکہ یہ پوری زندگی پر حاوی ہے۔ بندگی رب کے تقاضوں کی تکمیل کے لئے دینی فرائض کے جامع تصور کا شعور ضروری ہے بندگی رب، دعوت بندگی رب اور اقامت نظام بندگی رب اس کی مختلف سطحیں ہیں۔ پہلی سطح انفرادی زندگی ہے۔ دوسری سطح پر اگرچہ انفرادی طور پر اس کے کچھ نہ کچھ تقاضے پورے ہو سکتے ہیں لیکن دعوت کو مؤثر بنانے کے لئے اجتماعیت ضروری ہے۔

مرکزی تربیت گاہوں کا نظام الاوقات

1- 6 تا 12ر دسمبر 96ء	ملتزم	مرکزی دفتر لاہور
2- 27ر دسمبر تا 2ر جنوری 97ء	مبتدی	گوجر خان
3- 21 تا 27ر فروری 97ء	مبتدی / ملتزم	ملتان
4- 14 تا 20ر مارچ 97ء	مبتدی	لاہور
5- 9 تا 15ر مئی 97ء	مبتدی / ملتزم	راولپنڈی
6- 6 تا 12ر جون 97ء	مبتدی	حلقہ سرحد
7- 4 تا 10ر جولائی 97ء	مبتدی / ملتزم	کراچی
8- 8 تا 14ر اگست 97ء	مبتدی	ملتان
9- 5 تا 11 ستمبر 97ء	مبتدی	لاہور
10- 19 تا 25ر ستمبر 97ء	ملتزم	لاہور

قرآن اکیڈمی کراچی میں منعقدہ تربیتی پروگرام، رپورٹ محمد سمیع

احادیث میں حیا کو نصف ایمان کہا گیا ہے کیونکہ یہ انسانی فطرت میں شامل ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جب شیطان کی ترغیب دلانے پر حضرت آدم علیہ السلام اور ان کی اہلیہ نے ممنوعہ درخت کھایا اور ان دونوں کے ستران پر عیاں ہو گئے تو وہ فوراً جنت کے درختوں کے پتوں سے انہیں ڈھانپنے لگے۔ کسی قوم سے شرم وحیا کو رخصت کرنا ہو تو ان میں عریانی وفحاشی کو رائج کر دینا کافی ہے اور یہ کام ابلیس کے ایجنٹ جن کے لیڈر یہود ہیں اسلامی دنیا میں زور وشور کے ساتھ کر رہے ہیں۔ ہمارا ملک بھی اس سے مستثنیٰ نہیں ہے۔ عریانی وفحاشی کے فروغ میں ذرائع ابلاغ سرفہرست ہیں۔ ہوتا یہ ہے کہ پہلے عوام کو اس افیون کا عادی بنایا جاتا ہے اور پھر معترض کو جواب دیا جاتا ہے کہ ہم کیا کریں عوام اسی کو پسند کرتے ہیں۔ لہٰذا آپ چاہے اخبار والوں پر اعتراض کریں، ٹی وی ریڈیو کے حکام کی گرفت کریں حتیٰ کہ بسوں اور ویگنوں کے کنڈکٹروں کو پکڑیں سب کا یہی جواب ہوتا ہے کہ جی کیا کریں عوام کو یہی پسند ہے۔ موسیقی کے بے ہنگم شور اور فحش مکالموں کی اجازت تو عام انسانی معاشرہ نہیں دیتا۔ دین کا تو کام ہی یہی ہے کہ وہ معاشرے کی بہبود کا لیور اپنے ہاتھوں میں رکھے۔

اس مرتبہ انجینئر نوید احمد کے درس قرآن کا موضوع "موسیقی کے مضر اثرات" تھا۔ انہوں نے کہا کہ ہر دور میں حکمرانوں کا یہ وطیرہ رہا ہے کہ عوام کو اس قسم کی فضولیات میں لگا دیتے ہیں تاکہ انہیں اپنے حاکموں کے کرتوتوں پر گرفت کا ہوش نہ رہے۔ انہوں نے کہا اس تقریر کے کیسٹس کسی طرح ڈرائیور حضرات کو سننے پر آمادہ کیا جائے کیونکہ گاڑیوں میں فحش گانوں کی ریکارڈنگ کر کے ایک تو وہ خود گناہ میں ملوث ہو رہے ہیں مزید براں وہ مسافروں کو بھی جبراً اپنے اس گناہ میں شامل کر رہے ہیں۔ انہیں کسی بزرگ کے مزار کا احترام اور ٹریفک پولیس کا خوف تو ریکارڈنگ بند کرنے پر آمادہ کر دیتا ہے لیکن انہیں اللہ تعالیٰ کا خوف نہیں جس کے حکم کی وہ سارا دن خلاف ورزی کرتے رہتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ خواتین کے لئے قرآن کریم میں ہدایت موجود ہے کہ اگر انہیں کسی نامحرم سے گفتگو کرنا ہی پڑے تو اپنی آواز میں لوچ پیدا نہ ہونے دیں تاکہ مریض دلوں میں طمع پیدا نہ ہو۔ انہوں نے کہا کہ کل تک جنہیں میراثی اور بھانڈ کے لقب سے نوازا جاتا تھا آج انہیں قومی ہیرو بنا کر پیش کیا جا رہا ہے۔ ستم ظریفی یہ ہے کہ احادیث کی تاویلیں کر کر کے قوم کے کچھ دانشور موسیقی کا جواز کر رہے ہیں۔ گویا کہ "خود بدلتے نہیں قرآں کو بدل دیتے ہیں" والا معاملہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم میں سے ہر وہ شخص جو اپنے گھر کو ٹی وی اور ڈش انٹینا سے مزین کئے ہوئے ہیں اسے بھی اپنے انجام کی فکر کرنی چاہئے۔ انہوں نے کہا کہ اسلام دین فطرت ہے اور اس نے حسن سماعت پر قدغن نہیں لگائی اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ اپنی آوازوں کو قرات قرآن کے حسن سے مزین کرو۔ ملکوتی غناء ذکر الٰہی کا ذریعہ ہے۔

بعد ازاں جناب اعجاز لطیف نے درس حدیث دیتے ہوئے کہا کہ حلال اور حرام دونوں کو واضح کر دیا گیا ہے اور ان کے مابین جو چیزیں ہیں وہ شبہ میں ڈالنے والی ہیں لہٰذا ان سے بچنا لازمی ہے جس طرح بادشاہ کی چراگاہ کے قریب جانے سے گڈریا اپنے ریوڑ کو بچاتا ہے کہ کہیں اس حمی (چراگاہ) میں داخل نہ ہو جائے اور اس کے لئے سزا کو موجب بنے۔

آخر میں سرفراز احمد خان نے جلیل القدر صحابی حضرت ابو ذر غفاریؓ کی زندگی کے مختلف گوشوں پر روشنی ڈالی۔

رجسٹرڈ نمبر ایل : 9184
جلد نمبر 5
شمارہ 43
مقام اشاعت K-36 ماڈل ٹاؤن لاہور
مطبع مکتبہ جدید پریس لاہور

تحریکِ خلافت پاکستان کا نقیب
ہفت روزہ
ندائے خلافت
لاہور

مدیر : حافظ عاکف سعید
نائب مدیر : نعیم اختر عدنان
ترتیب وتزئین : شیخ رحیم الدین
رابطہ آفس : A-67 گڑھی شاہو لاہور
فون: 6305110 - 316638
پتہ

ڈاکٹر اسرار احمد مدظلہ نے شرکائے مبتدی تربیت گاہ کے سوالات کے جواب دیئے

مرکزی دفتر تنظیم اسلامی لاہور میں 8 تا 14 نومبر مبتدی رفقاء کے لئے ہفت روزہ تربیت گاہ منعقد ہوئی جس میں 35 رفقاء شریک ہوئے۔ تربیت گاہ کے چھٹے دن امیر محترم مدظلہ مرکزی دفتر تشریف لائے۔ انہوں نے شرکاء تربیت سے فرداً فرداً تعارف حاصل کیا۔ بعد ازاں رفقاء نے امیر محترم سے کئی ایک سوالات کئے۔ سوال وجواب کی تفصیل پیش خدمت ہے۔

س۔ امیر محترم جماعت اسلامی سے علیحدگی کے بعد آپ نے انفرادی دعوت کا آغاز کیسے کیا اور اس سلسلے میں آپ کو اہل خانہ کی طرف سے بھی مشکلات پیش آئیں؟

جواب۔ اسلامی جمعیت طلباء اور جماعت اسلامی سے وابستگی کی وجہ سے اہل خانہ اور حلقہ احباب سب میرے تحریکی مزاج سے بخوبی واقف تھے۔ اس لئے مجھے کسی بھی مرحلے پر بچوں اور بیوی کی جانب سے کسی مزاحمت اور دقت کا سامنا نہیں ہوا۔ 58ء سے 65ء تک کا عرصہ میں نے قرآن کا دامن تھام کر گزارا۔ میں نے لاہور میں دروس قرآن کے حلقے قائم کئے۔ مجھے کسی شخصیت نے نہیں بلکہ قرآن مجید نے متحرک کیا۔ قرآن مجید کے جذبہ محرکہ کے علاوہ ہر شے ساتھ چھوڑ جاتی ہے مگر قرآن کبھی ساتھ نہیں چھوڑتا مگر شرط یہ ہے کہ انسان قرآن کے دامن سے وابستہ ہو جائے۔ اللہ کی یہ رسی انسان کا ساتھ نہیں چھوڑتی۔

س۔ تربیت گاہ میں شرکت سے آخرت میں جواب دہی کا احساس بہت شدت کے ساتھ سامنے آیا ہے اس سلسلے میں مناسب رہنمائی فرمائیں۔

جواب۔ انسان ہر وقت "بین الخوف والرجا" کی کیفیت کو اپنے سامنے رکھے۔ اللہ تعالیٰ اعمال کا حساب بھی لے گا اس لئے اخروی زندگی کے محاسبے کا خوف بھی ہر آن دامن گیر رہنا چاہئے دوسری طرف بھروسہ اور اعتماد بھی اللہ کی ذات پر ہی ہونا چاہئے۔ محاسبے کے خوف کا غلبہ ہو جائے تو انسان اللہ کی رحمت ومغفرت کی طرف متوجہ ہو جائے ان دونوں چیزوں میں اعتدال کی ضرورت ہے۔

س۔ آپ نے محرم کے مہینے میں اپنے بیٹے کی شادی کی۔ اس حوالے سے آپ کے خلاف کافی مخالفانہ پراپیگنڈہ کیا جاتا ہے اس کی وضاحت فرما دیں۔

جواب۔ میں نے محرم کی سات تاریخ کو اپنے بیٹے کا نکاح کیا تھا۔ نکاح کی یہ تقریب سنت نبویؐ کے مطابق مسجد میں منعقد ہوئی۔ اس کے ساتھ خوشی کے اظہار کا کوئی غیر مسنون اور روایتی طریقہ اختیار نہیں کیا گیا تھا۔ ویسے بھی محرم کے مہینے میں شادی کرنا شرعی لحاظ سے بالکل جائز ہے۔ حضرت حسینؓ کی شہادت ایک اندوہناک المیہ ہے اسی طرح شوال کے مہینے میں ہی جنگ احد کے دوران 70 صحابہ شہید ہو گئے۔ لہٰذا اس منطق کے مطابق شوال میں بھی شادی کرنا جائز نہیں ہو گا۔ ایسے تصورات کی شریعت میں کوئی حیثیت نہیں ہے۔

س۔ اگر ہم نااہل اور غیر موزوں شخص کو ووٹ نہ دیں تو ہم پر کوئی شرعی اور اخلاقی ذمہ داری تو عائد نہیں ہوگی؟

جواب۔ کسی کے حق میں ووٹ دینا درحقیقت "گواہی دینا" ہے کہ میرے علم کی حد تک یہ شخص باکردار، باصلاحیت اور صالح شخص ہے میں اس امر کی گواہی دیتا ہوں۔ لیکن اگر غلط کار، فاسق وفاجر اور نااہل شخص کو ووٹ دیا جائے گا تو یہ درحقیقت غلط کاری کی تائید ہو گی۔ ایسا کرنا اسلام کی جڑیں کھودنے کے مترادف ہے۔ حدیث میں آتا ہے کہ فاسق وفاجر کی تعریف کرنے سے اللہ تعالیٰ اس قدر ناراض ہوتا ہے کہ عرش الٰہی بھی کانپنے لگ جاتا ہے لہٰذا غیر اسلامی منشور رکھنے والی پارٹی اور بدکردار اور فاسق اشخاص کو ہرگز ووٹ نہ دیا جائے۔

س۔ ریا اور نمائش بھی شرک کی ذیل میں آتا ہے اس کی وضاحت فرما دیں۔

جواب۔ انسان اگر نیکی وتقویٰ کی زندگی اختیار کرتا ہے تو یہ چیز شیطان کے لئے قابل برداشت نہیں رہتی لہٰذا وہ انسان کے دل میں وسوسہ پیدا کر کے "دکھاوے" کا احساس شدید تر کر دیتا ہے۔ محض ریاکاری سے بچنے کے لئے دعوت وتبلیغ اور نیکی کی زندگی سے پہلو تہی درست نہیں ہے۔ ریاکاری سے بچنے کا بہترین ذریعہ پوشیدہ نفلی صدقہ اور ایسی نفلی نماز ہے جس سے کوئی دوسرا آگاہ نہ ہو۔

س۔ اہل تشیع کے بارے میں آپ کا نقطہ نظر کیا ہے؟

جواب۔ من حیث الجماعت اہل تشیع کو کافر قرار دینا درست نہیں ہے۔ قرآن کی محفوظیت کا انکار کرنے والا کافر ہے۔ کسی گروہ کو کافر قرار دینا بڑا بنیادی مسئلہ ہے اس کا اختیار یا تو اسلامی حکومت کو حاصل ہوتا ہے یا تمام مکاتب فکر کے علماء کی متفقہ رائے سے ایسا کرنا درست ہے مگر کسی شخص کی ذاتی رائے کی بنیاد پر (چاہے وہ کتنا ہی بڑا کیوں نہ ہو) کسی گروہ کو کافر قرار نہیں دیا جا سکتا۔ قادیانی بھی اس لئے کافر قرار دیئے گئے کہ ان کے کفر پر تمام مکاتب فکر کے علماء کا اتفاق تھا۔ پھر قومی اسمبلی میں قادیانیوں کو صفائی اور دفاع کا موقع دیا گیا مگر انہوں نے وہاں بھی اپنے باطل عقائد کو تسلیم کیا لہٰذا ریاستی سطح پر انہیں دائرہ اسلام سے خارج کر دیا گیا۔

س۔ بدکردار اور فاسق شخص امیدوار نہیں بن سکتا تو کیا غلط کار شخص کو ووٹ کا حق دیا جا سکتا ہے؟

جواب۔ انتخابات میں حصہ لینے والے امیدواروں کے کردار اور اہلیت کی کڑی چھان بین ہونی چاہئے مگر ووٹروں کے بارے میں ایسا معیار مقرر کرنا اور اس کی جانچ پڑتال کرنا ناممکن العمل ہے۔ اگر کوئی شخص یہ محسوس کرے کہ اس کے حلقے میں کوئی امیدوار شریعت کا پابند موجود نہیں تو وہ ووٹ نہ دے۔ تنظیم اسلامی بحیثیت جماعت کسی پارٹی یا امیدوار کی تائید نہیں کرے گی۔

ناظم حلقہ لاہور ڈویژن کی قرآن کالج کے رفقاء سے ملاقات

قرآن کالج میں زیر تعلیم رفقاء تنظیم اسلامی کا اجتماع ناظم حلقہ لاہور ڈویژن محمد اشرف وصی کی صدارت میں منعقد ہوا۔ اجتماع کا آغاز رفقاء کے تعارف سے ہوا۔ بعد ازاں نصیر اللہ نے درس قرآن دیا۔ درس قرآن کے لئے سورہ منافقون کی آخری آیات کا انتخاب کیا گیا تھا۔ انہوں نے کہا مال اور اولاد کی محبت انسانی زندگی پر بہت زیادہ اثر انداز ہوتی ہے۔ اگر یہ محبت اللہ اور اس کے رسول کے احکامات کے تابع رہے تو انسان فلاح وکامیابی سے ہمکنار ہو جاتا ہے وگرنہ برعکس صورت میں ناکامی ونامرادی سے دوچار ہو جاتا ہے۔ آج ہم سب کے پاس نیک اعمال کے لئے مہلت عمل ہے کہ اسے غنیمت سمجھ کر اپنی دنیا اور اخروی زندگی کو کامیاب بنائیں تاکہ بعد میں پچھتانا نہ پڑے۔ بعد ازاں شیخ محمد ابراہیم نے قرآن کالج اور تنظیم اسلامی کے حوالے سے رفقاء کو ان کی ذمہ داریاں یاد دلائیں تاکہ ہم اپنے قول وفعل کے ذریعے ان اداروں کا نام روشن کریں۔ ناظم حلقہ نے شیخ ابراہیم صاحب کو نقیب اعلیٰ کی ذمہ داری سونپی جن کی نگرانی میں دو نقیب اپنے فرائض ادا کریں گے۔ انہوں نے قرآن کالج کے رفقاء پر زور دیا کہ وہ اپنے اخلاق کی درستگی کے ساتھ ساتھ دین کی اشاعت میں آگے بڑھیں تاکہ عوام میں اسلام کی انقلابی دعوت پہنچے۔ رفیق تنظیم شادی خان کو نقیب مقرر کیا گیا۔ انہوں نے اپنے خطاب میں مسلمانوں کی نمایاں خصوصیات کا تذکرہ کیا اور انہیں اپنانے کی تلقین کی۔ پروگرام کے آخر میں ناظم حلقہ لاہور ڈویژن نے رفقاء کو خصوصی ہدایات دیں۔

رپورٹ : محمود الحسن، قرآن کالج لاہور

ناظم حلقہ لاہور ڈویژن نے اسرہ جمبر کا دورہ کیا

ناظم حلقہ لاہور ڈویژن محمد اشرف وصی نے اسرہ جمبر کے دورہ پر سفائر ٹیکسٹائل ملز پہنچے۔ نماز ظہر کی ادائیگی کے بعد راقم اور ناظم حلقہ پتوکی روانہ ہوئے۔ پتوکی میں مقیم رفیق تنظیم جناب صابر حسین صاحب سے ملاقات کی۔ صابر صاحب کے ہمراہ معاونین واحباب سے ملاقاتیں کیں۔ جن میں اکرام صاحب، ڈاکٹر ضیاء شاہد صاحب اور فاضل صاحب قابل ذکر ہیں۔ معاونین واحباب کے ساتھ ملاقات کے بعد طے پایا کہ پتوکی، چونیاں اور جمبر کے گردونواح میں بھی دعوتی کام کیا جائے۔ تاکہ تنظیم اسلامی کے فکر اور دعوت سے لوگ کو روشناس کرایا جا سکے۔ اسرہ کے تحت ہونے والی دعوتی وتنظیمی سرگرمیوں سے بھی ناظم حلقہ لاہور ہر ماہ دو روزہ بنیادوں پر اس علاقے کا دورہ کیا کریں گے۔ شام کو پتوکی سے سفائر ٹیکسٹائل ملز واپسی ہوئی۔ فیکٹری کی مسجد میں نماز عشاء کے بعد "نبی اکرمؐ سے ہمارے تعلق کی بنیادیں" نامی کتابچہ کا اجتماعی مطالعہ کیا گیا۔ جس میں مقامی رفقاء کے علاوہ 15 کے قریب احباب نے شرکت کی۔ پروگرام مقامی ماحول کے حوالے سے انتہائی پرتاثیر تھا۔ راقم ابھی "اسرہ" کا نیا نقیب بنا ہے۔ اس سے قبل ہمارے ایک بہت سینئر رفیق جناب غلام اصغر صدیقی اسرہ کے نقیب تھے۔ گزشتہ ماہ ان کے اٹک منتقل ہو جانے کے بعد راقم پر یہ ذمہ داری ڈال دی گئی۔ چنانچہ اجتماعی مطالعہ کے پروگرام سے فارغ ہو کر ناظم صاحب نے بحیثیت نقیب ذمہ داریوں کی ادائیگی کے سلسلے میں انتہائی اہم ہدایات دیں اور تفصیلی رہنمائی کی۔

رپورٹ : محمد الیاس خان، نقیب اسرہ جمبر

تنظیم اسلامی کے مرکزی دفتر گڑھی شاہو لاہور میں منعقدہ مبتدی تربیت گاہ کے شرکاء کی تفصیل

حلقہ لاہور ڈویژن سے طاہر عزیز، فرزند علی، طالب حنیف، فرخ منیر، وقاص ظفر، عبدالرحمٰن صدیقی، محمد عاصف عباس، سہیل امجد مرزا، انور علی اور طلعت محمود

حلقہ سرحد سے غلام حمید، روشن علی، محمد صدیق، محمد ایاز، فضل وہاب، شاہ ابراہیم، خورشید عالم، سید امجد علی شاہ، مفتاح الدین، امیر زمان اور محمد عظیم

حلقہ پنجاب شمالی سے قمر سعید عباسی، شفیق الرحمٰن، ظہور تعمیر، ذوالفقار علی، محمد اسلم اور محمد عظیم۔

حلقہ گوجرانوالہ ڈویژن سے فتح محمد خان برکی۔

حلقہ پنجاب غربی سے یاسین بزمی اور عتیق الرحمٰن۔

حلقہ آزاد کشمیر سے شکیل احمد، الطاف حسین اور عبدالواحید۔

تنظیم اسلامی کی شوریٰ کا اجلاس
24، 25 نومبر کو سکھر میں منعقد ہو گا

تنظیم اسلامی کراچی شرقی کا تربیتی پروگرام

تنظیم اسلامی کراچی شرقی نمبر 3 کا ایک روزہ تربیتی پروگرام جمعہ 25 اکتوبر کو قرآن مرکز کورنگی میں 10:30 سے نماز عصر تک منعقد ہوا۔

نوید احمد صاحب نے امیر محترم کے خطاب جمعہ کے اہم نکات رفقاء کے سامنے بیان کئے۔ جمعہ اور نماز کی ادائیگی کے لئے رفقاء مسجد میں جمع ہوئے۔ نماز کے بعد کورنگی زمان ٹاؤن کے تمام رفقاء اپنے اپنے گھروں سے دو دو افراد کا کھانا قرآن مرکز لائے اور وہاں لانڈھی کورنگی کے رفقاء نے مل کر کھانا کھایا۔

کھانے کے بعد نماز عصر تک نوید احمد نے رفقاء کو "درس کی تیاری" کے موضوع پر لیکچر دیا۔ نماز عصر پر یہ اجتماع ختم ہو گیا۔

مرتب : عامر خان

حلقہ پنجاب غربی کی شوریٰ کی روداد

تنظیم اسلامی حلقہ پنجاب غربی کی شوریٰ کا اجلاس حلقہ کے دفتر میں منعقد ہوا جس کی صدارت ناظم حلقہ رشید عمر نے کی۔ معتمد حلقہ نے گزشتہ اجلاس کی کارروائی پڑھ کر سنائی۔ بعد ازاں فیصلوں پر عمل درآمد کا جائزہ لیا گیا۔ ناظم حلقہ نے حلقہ میں ہونے والے دعوتی وتنظیمی سرگرمیوں کا جائزہ پیش کیا۔ راولپنڈی میں منعقدہ سالانہ اجتماع میں حلقہ پنجاب غربی سے 134 سے زائد رفقاء واحباب نے شرکت کی۔ آئندہ رمضان المبارک میں حلقہ کی سطح پر فیصل آباد اور ٹوبہ ٹیک سنگھ میں دورہ ترجمہ قرآن کا اہتمام کیا جائے گا۔ مرکز کی طرف سے مقرر کردہ اعزہ واقارب کے لئے دعوتی اجتماعات کا جائزہ لیا گیا۔ مرکز کی جانب سے خط وکتابت کورس کے حوالے سے جاری کردہ سرکلر پڑھ کر سنایا گیا۔ شوریٰ کے اجلاس میں دو روزہ پروگراموں کا جائزہ بھی لیا گیا۔ ناظم اعلیٰ جناب عبدالرزاق کے حلقہ کے دورہ کی تفصیلات کو آخری شکل دی گئی۔ سندھ وبلوچستان اور حلقہ پنجاب جنوبی کے رفقاء کے لئے سکھر میں منعقد ہونے والے سالانہ اجتماع کے حوالے سے ان رفقاء کو یاددہانی کروائی گئی جو راولپنڈی کے اجتماع میں شریک نہیں ہو سکے۔ ناظم حلقہ سندھ وبلوچستان کا خط بھی اجلاس میں سنایا گیا۔

شوریٰ میں منعقدہ مبتدی تربیت گاہ کے حوالے سے بھی اراکین کو یاددہانی کروائی گئی۔ نہی عن المنکر باللسان کے کام کو اسرہ کی سطح پر منظم کرنے کی یاددہانی کروائی گئی۔ اسرہ پیپلز کالونی کے رفقاء نے ملک احسان الٰہی کی قیادت میں ویڈیو کی دکانوں کے مالکان سے دین کے حوالے سے گفتگو کی۔ رمضان المبارک میں اعتکاف کرنے والوں تک تنظیم کی دعوت پہنچانے کے سلسلے میں منصوبہ بندی کی گئی۔